حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آگ

ebooks.i360.pk

تحریر:

محمد نعیم خان

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آگ

حضرت ابراہیم کے آگ میں ڈالے جانے کا قصہ ہمیں مختلف سورتوں میں ملتا ہے جس میں سورہ انبیا ، العنکبوت اور سورہ الصافات شامل ہیں .

اس واقعہ کی تفصیل سورہ انبیا میں آیت ۵۱ سے ۷۱ تک میں ہے . اللہ کا ارشاد ہے.

وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ رُشْدَهُ مِن قَبْلُ وَكُنَّا بِهِ عَالِمِينَ ﴿٥١﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا هَـٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا
وَجَدْنَا آبَاءَنَا لَهَا عَابِدِينَ ﴿٥٣﴾ قَالَ لَقَدْ كُنتُمْ أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٥٤﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ أَمْ أَنتَ مِنَ اللَّاعِبِينَ
﴿٥٥﴾ قَالَ بَل رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الَّذِي فَطَرَهُنَّ وَأَنَا عَلَىٰ ذَٰلِكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٥٦﴾ وَتَاللَّـهِ لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُم
بَعْدَ أَن تُوَلُّوا مُدْبِرِينَ ﴿٥٧﴾ فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا إِلَّا كَبِيرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ ﴿٥٨﴾ قَالُوا مَن فَعَلَ هَـٰذَا بِآلِهَتِنَا إِنَّهُ لَمِنَ
الظَّالِمِينَ ﴿٥٩﴾ قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ ﴿٦٠﴾ قَالُوا فَأْتُوا بِهِ عَلَىٰ أَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُونَ ﴿٦١﴾ قَالُوا
أَأَنتَ فَعَلْتَ هَـٰذَا بِآلِهَتِنَا يَا إِبْرَاهِيمُ ﴿٦٢﴾ قَالَ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَـٰذَا فَاسْأَلُوهُمْ إِن كَانُوا يَنطِقُونَ ﴿٦٣﴾ فَرَجَعُوا إِلَىٰ أَنفُسِهِمْ
فَقَالُوا إِنَّكُمْ أَنتُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٦٤﴾ ثُمَّ نُكِسُوا عَلَىٰ رُءُوسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هَـٰؤُلَاءِ يَنطِقُونَ ﴿٦٥﴾ قَالَ أَفَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّـهِ مَا
لَا يَنفَعُكُمْ شَيْئًا وَلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّـهِ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانصُرُوا آلِهَتَكُمْ
إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ ﴿٦٨﴾ قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ﴿٦٩﴾ وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ ﴿٧٠﴾
وَنَجَّيْنَاهُ وَلُوطًا إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ ﴿٧١﴾

اُس سے بھی پہلے ہم نے ابراہیمؑ کو اُس کی ہوش مندی بخشی تھی اور ہم اُس کو خوب جانتے تھے (۵۱) یاد کرو وہ موقع جبکہ اُس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تھا کہ "یہ مورتیں کیسی ہیں جن کے تم لوگ گرویدہ ہو رہے ہو؟" (۵۲) انہوں نے جواب دیا "ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی عبادت کرتے پایا ہے" (۵۳) اس نے کہا "تم بھی گمراہ ہو اور

ebooks.i360.pk

تمہارے باپ دادا بھی صریح گمراہی میں پڑے ہوئے تھے؟" (۵۴) انہوں نے کہا "کیا تو ہمارے سامنے اپنے اصلی خیالات پیش کر رہا ہے یا مذاق کرتا ہے؟" (۵۵) اُس نے جواب دیا "نہیں، بلکہ فی الواقع تمہارا رب وہی ہے جو زمین اور آسمانوں کا رب اور اُن کا پیدا کرنے والا ہے اِس پر میں تمہارے سامنے گواہی دیتا ہوں (۵۶) اور خدا کی قسم میں تمہاری غیر موجودگی میں ضرور تمہارے بتوں کی خبر لوں گا" (۵۷) چنانچہ اس نے اُن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور صرف ان کے بڑے کو چھوڑ دیا تاکہ شاید وہ اس کی طرف رجوع کریں (۵۸) (اُنھوں نے آ کر بتوں کا یہ حال دیکھا تو) کہنے لگے "ہمارے خداؤں کا یہ حال کس نے کر دیا؟ بڑا ہی کوئی ظالم تھا وہ" (۵۹) (بعض لوگ) بولے "ہم نے ایک نوجوان کو ان کا ذکر کرتے سُنا تھا جس کا نام ابراہیمؑ ہے" (۶۰) انہوں نے کہا "تو پکڑ لاؤ اُسے سب کے سامنے تاکہ لوگ دیکھ لیں (اُس کی کیسی خبر لی جاتی ہے)" (۶۱) (ابراہیمؑ کے آنے پر) اُنھوں نے پوچھا "کیوں ابراہیمؑ، تو نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے؟" (۶۲) اُس نے جواب دیا "بلکہ یہ سب کچھ ان کے اس سردار نے کیا ہے، اِن ہی سے پوچھ لو اگر یہ بولتے ہوں" (۶۳) یہ سُن کر وہ لوگ اپنے ضمیر کی طرف پلٹے اور (اپنے دلوں میں) کہنے لگے "واقعی تم خود ہی ظالم ہو" (۶۴) مگر پھر اُن کی مت پلٹ گئی اور بولے "تُو جانتا ہے کہ یہ بولتے نہیں ہیں" (۶۵) ابراہیمؑ نے کہا "پھر کیا تم اللہ کو چھوڑ کر اُن چیزوں کو پوج رہے ہو جو نہ تمہیں نفع پہنچانے پر قادر ہیں نہ نقصان (۶۶) تف ہے تم پر اور تمہارے اِن معبُودوں پر جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر پوجا کر رہے ہو کیا تم کچھ بھی عقل نہیں رکھتے؟" (۶۷) انہوں نے کہا "جلا ڈالو اس کو اور حمایت کرو اپنے خداؤں کی اگر تمہیں کچھ کرنا ہے" (۶۸) ہم نے کہا "اے آگ، ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا ابراہیمؑ پر" (۶۹) وہ چاہتے تھے کہ ابراہیمؑ کے ساتھ بُرائی کریں مگر ہم نے ان کو بُری طرح ناکام کر دیا (۷۰) اور ہم نے اُسے اور لوطؑ کو بچا کر اُس سرزمین کی طرف لے گئے جس میں ہم نے دنیا والوں کے لیے برکتیں رکھی ہیں (۷۱)

سورہ العنکبوت کی آیت ۲۴ میں الفاظ کچھ یوں ہیں .

ebooks.i360.pk

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ فَأَنجَاهُ اللَّـهُ مِنَ النَّارِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٢٤﴾

پھر اُس کی قوم کا جواب اِس کے سوا کچھ نہ تھا کہ انہوں نے کہا "قتل کر دو اِسے یا جلا ڈالو اِس کو" آخر کار اللہ نے اسے آگ سے بچا لیا، یقیناً اس میں نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو ایمان لانے والے ہیں (۲۴)

سورہ الصفات کی آیت ۹۷ میں ارشاد ہے...

قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا فَأَلْقُوهُ فِي الْجَحِيمِ ﴿٩٧﴾

انہوں نے آپس میں کہا "اس کے لیے ایک الاؤ تیار کرو اور اسے دہکتی ہوئی آگ کے ڈھیر میں پھینک دو" (۹۷)

اس پر کچھ کلام کرنے سے پہلے اگر مختصر نظر ان قصوں پر ڈال دی جاے جو اس واقعہ کو لے کر مشہور ہیں تو اپ کو اندازہ ہو جاے گا کہ بعد میں آنے والوں نے اس میں کتنا مرچ مسالا لگا کر اس کو بیان کیا ہے .

مولانا عبد الرحمان کلیانی صاحب اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں..

مفسرین کہتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم کو الاؤ میں ڈالا جانے لگا تو جبرئیل حاضر ہوئے اور کہا کہ "کہو تو آپ کی مدد کروں؟" حضرت ابراہیم نے کہا: مجھے تمہاری مدد کی ضرورت نہیں۔مجھے میرا اللہ کافی ہے" پھر جبرئیل نے کہا: "اچھا اپنے اللہ سے دعا ہی کرو" حضرت ابراہیم نے فرمایا: "میرا اللہ سب کچھ دیکھ رہا ہے اور مجھے یہی کافی ہے" اب اللہ تعالیٰ نے اپنے اس مخلص بندے کی یوں مدد فرمائی کہ آگ کو حکم دے دیا کہ ابراہیم کے لئے ٹھنڈی ہو جا مگر اتنی ٹھنڈی بھی نہیں کہ ٹھنڈک کی وجہ سے حضرت ابراہیم کو تکلیف پہنچے بلکہ صرف اس حد تک ٹھنڈی ہو کہ حضرت ابراہیم آگ کے درمیان صحیح و سالم رہ سکیں۔یہ آگ جو کئی دنوں میں بنائی گئی تھی اور حضرت ابراہیم کو بھی کئی دن اس آگ میں رکھا گیا مگر

آپ کا بال بھی بیکا نہ ہوا۔جو رسیاں آپ کی مشکیں باندھنے کے لئے استعمال کی گئی وہ تو جل گئیں مگر آپ کے جسم کو کچھ گزند نہ پہنچا۔

قرطبی اپنی تفسیر میں اس واقعہ کے بیان میں لکھتے ہیں..

خبر میں آیا ہے کہ نمرود نے ایک محل تعمیر کروایا جس کا طول اسی ہاتھ تھا اور عرض چالیس ہاتھ تھا . ابن اسحاق نے کہا کہ انہوں نے ایک مہینہ لکڑیاں جمع کیں پھر ان کو جلایا ، وہ اچھی طرح جل گئیں اور شعلے نکلنے لگے یہاں تک کہ کوئی پرندہ بھی قریب سے گزرتا تو جل جاتا پھر انہوں نے حضرت ابراہیم کو رسیوں سے باندھ دیا اور پھر ایک منجیق میں رکھا . اس دن ابلیس نے یہ منجیق بنائی تھی .

قصہ مختصر یہ کہ جب ان کو آگ میں پھینکا گیا اور ابھی وہ ہوا میں ہی تھے تو پہلے پانی کا فرشتہ آیا ان کی مدد کو لیکن انہوں نے انکار کردیا اور کہا اللہ میری مدد کرنے والا ہے پھر ہوا کا فرشتہ آیا اس کو بھی حضرت ابراہیم نے یہی بات کی کہ اس کی حاجت نہیں ہے . غرض ایک ایک کر کے فرشتے حضرت ابراہیم سے ہوا میں ہی کلام کرتے رہے اور وہ ان کو جواب دے کو منع کرتے رہے . پھر سب سے آخر میں حضرت جبریل سے بھی ان کا یہی کلام ہوا . لیکن جب وہ آگ میں گرے تو اللہ نے اس آگ کو ٹھنڈا ہونے کا حکم فرمایا اور آپ کوئی سات دنوں تک اس ہی آگ میں رہے . وہیں پر اپ نے نماز ادا کی

پھر اس پر قرطبی مزید لکھتے ہیں کہ سارے جانور اس آگ کو بجھانے والے تھے سوائے چھپکلی کے جو اس آگ پر پھونکیں مارتی تھی اس لیے رسول اللہ نے چھپکلی کو مارنے کا حکم دیا ہے . اللہ کے اس حکم کی وجہ سے زمین کی تمام آگ بجھ گئی

تھیں اور کہیں بھی گوشت بھونا نہیں گیا۔ جنت سے ایک قالین اتارا گیا، کوئی کہتا ہے کہ چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے، کوئی کہتا ہے کہ جب آگ میں ڈالا تو اس وقت ان کی عمر سولہ برس تھی، کوئی کہتا ہے کہ چھبیس برس تھی۔

یہ ان تمام قصے اور کہانیوں کی ایک مختصر سی تصویر ہے ورنہ اگر گہرائی میں جائیں تو الف لیلیٰ کے قصے اپ کو ملیں گے۔

اگر یہ سب کچھ نہیں تھا جو اوپر بیان ہوا ہے تو پھر اس کی حقیقت کیا ہے؟

یہ بات یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن ہماری روز مرہ کی بول چال کے مطابق ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے...

فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ ﴿٢٣﴾

تو آسمان اور زمین کے رب کی قسم بیشک یہ قرآن حق ہے ویسی ہی زبان میں جو تم بولتے ہو، (۲۳)

۵۱:۲۳

یہ آیت اس بات کا اظہار کر رہی ہے کہ اس کا انداز کلام ایسا ہے کہ جیسے کہ اس وقت کے لوگ آپس میں باتیں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ جس طرح روز مرہ کی بول چال میں ہم حقیقت و مجاز، استعارات، تشبیہات، محاورات وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں بلکل اس ہی طرح قرآن میں بھی حقیقت و مجاز، استعارات، تشبیہات، محاورات وغیرہ سب کچھ موجود ہیں۔

بلکل اس ہی طرح قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ عربی میں ایک محاورہ ہے۔ عربی جانے والوں کے لیے یہ کسی حیرت کی بات نہیں ہے۔ عرب ایسی حالت میں جب بہت انتشار پھیلا ہو، قتل غارت گری کا اندیشہ ہو یہ محاورہ استعمال کرتے ہیں يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا۔

اب جیسے یہ کہنا ہو کہ فلسطین یا غزہ میں یہ قتل غارت گری ختم ہو جاے تو کہیں گے

یانار کوني بردا وسلاما علی غزة،

اس ہی طرح اگر یہ کہنا ہو کہ شام میں خون ریزی ختم ہو جاے تو کہیں گے

یانار کوني بردا وسلاما علی سوریا

جب کبھی ایسے حالات پیدا ہو جائیں ، جہاں انتشار کی کیفیت ہو ، باہم دست و گریبان ہونے کا اندیشہ ہو طیش و غضب کا عالم ہو تو ایسے وقت میں معاملات کو کنٹرول کرنے کے لیے کہا جاتا ہے .

اب اللہ یہ آگ کیسے ٹھنڈی کرتا ہے . اس کو قرآن کی ایک اور آیت سے سمجھیں.

.... كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّـهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا وَاللَّـهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴿٦٤﴾...

...جب کبھی یہ جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اُس کو ٹھنڈا کر دیتا ہے یہ زمین میں فساد پھیلانے کی سعی کر رہے ہیں مگر اللہ فساد برپا کرنے والوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا (٦٤)....۵:٦٤

اگر صرف قرآن ہی کے الفاظ تک راہیں اور اس سے آگے نہ نکلیں تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ابھی یہ معاملہ ارادہ تک ہی محدود تھا اور اللہ نے حضرت ابراہیم کو ہجرت دے کر ان کو اس آگ میں پڑنے سے پہلے ہی بچا لیا .

فَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَسْفَلِينَ ﴿٩٨﴾

پس انہوں نے اس سے داؤ کرنے کا ارادہ کیا سو ہم نے انہیں ذلیل کر دیا (٩٨)

اس آیت میں لفظ فَأَرَادُو قابل غور ہے کہ ابھی یہ معاملہ ارادہ تک ہی محدود تھا اور حضرت ابراہیم وہاں سے ہجرت کر گے جس کا ذکر اس آیت میں ملتا ہے .

وَنَجَّيْنَاهُ وَلُوطًا إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ ﴿٧١﴾

اور ہم نے اُسے اور لوطؑ کو بچا کر اُس سرزمین کی طرف لے گئے جس میں ہم نے دنیا والوں کے لیے برکتیں رکھی ہیں (۷۱)

اس لیے قرآن کے مطالعہ سے کہیں یہ بات معلوم نہیں ہوتی کہ ان کو آگ میں پھینک دیا گیا تھا . اس لیے میرے نزدیک یہ معاملہ ابھی ارادہ تک ہی محدود تھا اور ان پر ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہی جیسا کہ اللہ کی سنت ہے ، اللہ نے ان کو ہجرت دے کر بچا لیا .

☆☆☆☆☆

ebooks.i360.pk